بکرے کے گلے میں رسولی ہو تو قربانی کا حکم

ریفرنس نمبر:Nor.11655 تاریخ:28-06-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے پاس ایک بکرا ہے، جس کے گلے میں دو رسولیاں ہیں، رسولی والی جگہ کھال سے کچھ ابھری ہوئی نظر آتی ہے اور یہ رسولیاں آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہیں، لیکن بکرا صحت مند ہے اور چارہ بھی صحیح طور پر کھاتا ہے۔ کیا اس بکرے کی قربانی ہو سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں جب بکرے کے گلے میں موجود رسولی نے بکرے کے کسی عضو کی منفعت کو نقصان نہیں پہنچایا، تو اس بکرے کی قربانی جائز ہے، جبکہ یہ بکرا قربانی کے وقت ایک سال کا ہو چکا ہو اور اس میں کوئی ایسا عیب موجود نہ ہو، جو قربانی سے مانع ہو۔ سوال میں جو کیفیت درج ہے، اس سے اگر بکرے کی خوبصورتی کو نقصان نہیں پہنچا، تو اس کی قربانی کرنا، ناپسند بھی نہیں ہو گا اور اگر بکرے کی خوبصورتی کو نقصان پہنچا، تو بہتر یہ ہے کہ اس کی قربانی نہ کی جائے۔ کیونکہ مستحب ہے کہ ایسے جانور کی قربانی کی جائے، جس میں کوئی چھوٹا سا بھی عیب موجود نہ ہو۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"کل عیب یزیل المنفعۃ علی الکمال، أو الجمال علی الکمال یمنع الأضحیۃ، وما لا یکون بھذہ الصفۃ لا یمنع "یعنی وہ عیب جو منفعت کو مکمل طور پر ختم کر دے یا اس کی خوبصورتی کو کامل طور پر ختم کر دے، قربانی سے مانع ہو گا، اور جو عیب ایسا نہ ہو وہ قربانی سے بھی مانع نہیں ہو گا۔

(فتاوی عالمگیری، ج5، ص299، مطبوعہ پشاور)

تبیین الحقائق میں ہے:" والجرباء إن کانت سمینۃ، ولم یتلف جلدھا جاز، لأنہ لا یخل

بالمقصود "یعنی خارش والا جانور اگر صحت مند ہو، اور اس کی جلد خراب نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، کیونکہ خارش مقصود میں نقصان پیدا نہیں کرتی۔ (تبیین الحقائق، ج6، ص5، مطبوعہ ملتان)

رد المحتار میں جانور کے ہر قسم کے عیب سے پاک ہونے کے متعلق ہے: " قال القهستاني: واعلم أن الكل لا يخلو عن عيب، والمستحب أن يكون سليما عن العيوب الظاهرة، فما جوز ههنا جوز مع الكراهة كما في المضمرات "یعنی قہستانی نے کہا: تو جان لے کہ تمام جانور عیب سے خالی نہیں ہوتے اور مستحب یہ ہے کہ جانور تمام ظاہری عیوب سے پاک ہو اور جو تھوڑے عیب والے جانور کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے، وہ کراہت کے ساتھ اس کا جواز مراد ہے، جیسا کہ مضمرات میں ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، ج09، ص536، مطبوعہ کوئٹہ)

قربانی کا جانور ہر عیب سے پاک ہونا چاہیے، چنانچہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی، مگر مکروہ ہو گی۔"

(بہار شریعت، ج03، ص340، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

18 ذو القعدۃ الحرام 1442ھ/28 جون 2021

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے